

Al-Mīthāq

(Research Journal of Islamic Theology)

Published by: HIRA *Institute of Social Sciences Research & Development*
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 05, **Issue** 04, October - December 2026, PP 115-125
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article Timeline:	*Received:* 14-09-2026	*Accepted:* 23-10-2026	*Published:* 27-10-2026

Disclaimer:
Responsibility for the accuracy of the stated facts rests solely with the authors. Opinions expressed in *"Al-Mīthāq"* are those of the authors and not necessarily endorsed by either the Editorial board or the Institute.

HIRA INSTITUTE

وائل حلاق کا منہج مطالعۂ قرآن: تاریخی–قانونی تعبیر کا تنقیدی جائزہ

Wael Hallaq's Hermeneutics of the Qur'an: A Critical Study of His Historical-Legal Approach

Dr. Abdul Basit [1]

Abstract

Wael Hallaq is regarded as one of the prominent contemporary Western scholars of Islamic law who has extensively examined the sources, formation, development, juristic theories, and relationship of Islamic law with the modern state from historical and legal perspectives. An important contemporary debate concerning Hallaq's thought is whether he recognizes the Qur'an as a revealed scripture and Islam as a revealed religion, or whether his religious formulations concerning the Qur'an and Islam merely represent a descriptive account of the Muslim intellectual tradition. This article presents a comparative and critical study of the major discussions in Hallaq's A History of Islamic Legal Theories (1997), The Origins and Evolution of Islamic Law (2004/2005), An Introduction to Islamic Law (2009), and Sharīʿa: Theory, Practice, Transformations (2009). The study demonstrates that, at certain points, Hallaq describes the Qur'an as revealed by God, as the most sacred source of Islamic law, and the combination of reason and revelation as a fundamental source of law. However, isolating these formulations from the broader analytical framework of his writings and treating them as expressions of his own theological position remains open to question. Within Hallaq's historical-legal methodology, the Qur'an is explained particularly through concepts such as Quranic legal material, legislation, legal verses, Quranic

[1] ***Corresponding Author,*** *Faculty Member, Department of Islamic Studies, Virtual University of Pakistan, Multan Campus.* basit.zafar@vu.edu.pk

legal ethic, community formation, customary law, Prophetic authority, historical development, legal formation, and juristic elaboration. Accordingly, his primary explanatory question appears to be how Islamic law was historically formed, rather than how revelation, as a metaphysical and legislative reality, provides the fundamental and ultimate explanation for the existence of law. The article concludes that the stronger basis for critiquing Hallaq's conception of the Qur'an is not the claim that he explicitly denies revelation, but rather the methodological tension between the Qur'an's revelatory status and its historical-legal explanation in his scholarship. In the traditional Islamic conception of revelation, the Qur'an is not merely a revealed text but, in itself, a divine source of guidance, authority, and legislation. By contrast, within Hallaq's historical-legal framework, the legal function of the Qur'an is explained in connection with historical context, Prophetic practice, Arabian customary law, community formation, and juristic development. This approach differs from the traditional Islamic perspective.

Keywords

Historical-Legal Approach, Qur'anic Legislation, Prophetic Authority, Formation of Islamic Law

تمہید

استشراقی مطالعات میں کسی مستشرق کے افکار کو سمجھنے کے لیے محض چند منتخب اقتباسات پر انحصار علمی اعتبار سے کافی نہیں ہوتا۔ کسی مفکر کے موقف کی درست تعیین کے لیے اس کے مجموعی منہج، فکری پس منظر، اصطلاحات، زمانی ارتقاء اور مکمل علمی سرمایہ کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ ایک ہی مصنف کی تحریروں سے مختلف محققین کا مختلف نتیجہ اخذ کرنا اسی امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اختلاف ہمیشہ اصل عبارت میں نہیں ہوتا بلکہ اکثر عبارت کے سیاق، تعبیر اور منہجی حکمتِ عملی میں ہوتا ہے۔ استشراقی بیانات کو عمومی طور پر دو بنیادی صورتوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

اوّل: توصیفی بیانات

بعض مقامات پر مستشرق مسلم علمی روایت، تاریخی بیانیے یا مذہبی تصورات کو اس زبان میں بیان کرتا ہے جس میں مسلمان خود اپنے عقائد اور علمی روایت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس موقع پر مصنف نہ صریح تائید کرتا ہے نہ صریح تردید، بلکہ متعلقہ مذہبی روایت کو ایک تاریخی یا علمی حقیقت کے طور پر پیش کرتا ہے۔

دوم: صریح تنقیدی یا اثباتی بیانات

دوسری صورت میں مصنف مسلم علمی روایت سے اپنے اتفاق، اختلاف یا تردید کو نسبتاً واضح انداز میں بیان کرتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کے موقف کی تعیین نسبتاً آسان ہو جاتی ہے۔ وائل حلاق کے ہاں دونوں طرح کے بیانات موجود ہیں۔ اسی لیے ان کے کسی ایک جملے، حتیٰ کہ کسی ایسے جملے کو جس میں God، revelation، divine decree یا revealed knowledge جیسی تعبیرات موجود ہوں، پورے فکری منہج کی حتمی نمائندگی قرار دینا احتیاط کا متقاضی ہے۔ حلاق خود *An Introduction to Islamic Law* میں اسلامی قانونی روایت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ خدا نے قرآن اور نبی کے ذریعے ایک خاص علم نازل کیا اور وحی و عقل کا امتزاج قانون کا سرچشمہ بنا۔[1] یہ عبارت بظاہر نہایت واضح ہے؛ لیکن علمی سوال یہ ہے کہ کیا یہ حلاق کا اپنا

epistemological موقف ہے یا وہ مسلم فقہی روایت کا internal account پیش کر رہا ہے؟[2] ہماری رائے میں دوسرا موقف یعنی حلاق یہاں مسلم فقہی روایت کو بیان کر رہے ہیں نا کہ اپنا علمی موقف پیش کر رہے ہیں قرین قیاس ہے۔[3] تاہم اس سوال کے تفصیلی جواب کے لیے صرف اسی ایک اقتباس پر اکتفا نہیں کیا جا سکتا۔

تحقیقی پس منظر اور مسئلۂ تحقیق

2019ء سے 2026ء تک استشراقی فکر، خصوصاً وائل حلاق کے اسلامی قانون سے متعلق افکار کے مطالعے میں ہمارا بنیادی منہج یہی رہا ہے کہ کسی مستشرق کے موقف کو اس کی جزوی عبارات کے بجائے اس کے مجموعی علمی منصوبے سے متعین کیا جائے۔ حلاق کے بارے میں اہلِ علم میں نمایاں اختلاف موجود ہے۔ ایک طرف بعض محققین ان کی بعض عبارات سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ وہ قرآن کو الہامی اور اسلامی قانون کو وحی پر مبنی تسلیم کرتے ہیں۔ حالیہ طور پر پاکستان جرنل آف قرآنی اسٹڈیز میں شائع ہونے والے ڈاکٹر حافظ سعید احمد اور طوبیٰ گل کے مقالے میں حلاق کو ایک ایسی scholarly position کے نمائندے کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو قرآن کی textual sanctity اور قانونی حیثیت کو تسلیم کرتی ہے۔ مقالہ حلاق کو ایک "third way" کے طور پر بھی بیان کرتا ہے اور قرآن کو اخلاقی و قانونی رہنمائی کا بنیادی ماخذ قرار دینے والی اس کی تعبیرات پر زور دیتا ہے۔ اور حلاق کے موقف کی روشنی میں قرآن کو الہامی کتاب اور اسلام کو الہامی دین کی تعبیر عطا کرتا ہے۔[4]

دوسری طرف ہمارے مطالعے میں حلاق کی متعدد تصانیف کے مجموعی منہج سے ایک مختلف منہجی تاثر سامنے آتا ہے۔ اس کے ہاں اسلامی قانون کی توضیح بار بار origins، evolution، formation، development، social context، customary law، Prophetic authority، legal doctrine اور juristic reasoning کے ذریعے ہوتی ہے۔ حلاق کی *The Origins and Evolution of Islamic Law* کے تعارفی حصے میں خود "formation" کو اسلامی قانون کے بنیادی تشکیلی اوصاف کے تاریخی وجود میں آنے سے جوڑا گیا ہے۔ لہٰذا ہماری تحقیق کا بنیادی سوال یہ نہیں: کیا حلاق نے کبھی قرآن کو وحی کہا ہے؟ بلکہ اصل سوال یہ ہے: حلاق نے قرآن کی وحیانی نسبت کو اپنے مجموعی علمی و قانونی منہج میں کس دینیاتی اور منہجی حیثیت کے ساتھ استعمال کیا ہے؟ نیز کیا اس کے ہاں قرآن بذاتِ خود مستقل الٰہی تشریعی و ہدایتی حجیت رکھتا ہے، یا اس کی قانونی فعلیت کی توضیح بنیادی طور پر تاریخی تشکیل، سماجی سیاق، نبوی عمل اور فقہی ارتقاء کے ذریعے ہوتی ہے؟ اس سلسلہ میں بھی حلاق کی کتب سے دوسرا موقف واضح ہوتا ہے۔ جو روایتی اسلامی نقطہ نظر سے درست نہیں ہے۔

مصادرِ تحقیق

اس تحقیق کے لیے حلاق کی درج ذیل بنیادی تصانیف کو مرکزی مصادر بنایا گیا ہے:

1. Wael B. Hallaq, *A History of Islamic Legal Theories: An Introduction to Sunni Usul al-Fiqh* (Cambridge University Press, 1997).
2. Wael B. Hallaq, *The Origins and Evolution of Islamic Law* (Cambridge University Press, first published 2004; print edition 2005).
3. Wael B. Hallaq, *An Introduction to Islamic Law* (Cambridge University Press, 2009).
4. Wael B. Hallaq, *Sharīʿa: Theory, Practice, Transformations* (Cambridge University Press, 2009).

مذکورہ بالا کتب کی روشنی میں ذیل میں وہ اہم محاور بیان کیے گئے ہیں جو وائل حلاق کے منہج مطالعہ قرآن کے بارے میں ہمارے موقف کی وضاحت کرتے ہیں۔

پہلا محور: قرآن بطور تاریخی قانونی متن

حلاق کی تصانیف کا مجموعی مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ قرآن اس کے قانونی مطالعے میں بنیادی طور پر ایک قانونی تاریخی مصدر کے طور پر سامنے آتا ہے۔ وہ قرآن کی قانونی حیثیت کو نظر انداز نہیں کرتا؛ بلکہ اس کے برعکس قرآن کو اسلامی قانونی روایت کے بنیادی متون میں شمار کرتا ہے۔[5] *An Introduction to Islamic Law* میں حلاق قرآن کو اسلامی قانون کے مصادر کے حوالے سے بنیادی حیثیت دیتا ہے[6]، جبکہ *A History of Islamic Legal Theories* میں وہ ابتدائی خلفاء کے قرآن سے قانونی فیصلے اخذ کرنے کا ذکر کرتا ہے۔[7] وہ لکھتا ہے کہ ابتدائی خلفاء قرآن کو قانونی فیصلوں کے لیے مصدر سمجھتے تھے۔[8] یہاں ایک اہم نکتہ سامنے آتا ہے یعنی حلاق کے ہاں قرآن قانونی ماخذ ضرور ہے، لیکن اس کی analytical vocabulary عموماً legal contents، legal verses، Quranic legal ethic، legislation اور textual attitude جیسی اصطلاحات کے ذریعے قرآن کے تاریخی و قانونی کردار کو واضح کرتی ہے۔[9]

قرآنی قانونی مواد کی نوعیت

حلاق قرآن کے قانونی مواد کو ایک مستقل موضوع کے طور پر دیکھتا ہے۔ *The Origins and Evolution of Islamic Law* میں وہ قرآن کے قانونی مواد کو پہلے سے موجود یہودی اور قدیم سامی-میسوپوٹیمی قانونی روایات کے بڑے تاریخی تناظر میں رکھتا ہے۔[10] حلاق کی یہ تعبیر اہم ہے کیونکہ یہاں قرآن کو صرف ایک مذہبی متن کے طور پر نہیں بلکہ ایک historically situated legal corpus کے طور پر تجزیہ کیا گیا ہے۔

قرآنی فقہی یا قانونی آیات کی حیثیت

حلاق قرآن کے قانونی مواد کو محدود مگر اہم قرار دیتا ہے۔ *A History of Islamic Legal Theories* میں وہ تقریباً 500 قانونی آیات کا ذکر کرتا ہے اور اس امر پر توجہ دلاتا ہے کہ یہ آیات محدود قانونی موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں۔ یہاں حلاق کا مقصد قرآن کی قانونی اہمیت کو ختم کرنا نہیں، بلکہ یہ دکھانا ہے کہ بعد کا مکمل اسلامی قانونی نظام محض قرآن کی قانونی آیات کی تعداد سے واضح نہیں کیا جا سکتا۔[11]

قرآن کا مذہبی و قانونی امتزاج

حلاق قرآن کو مذہبی و قانونی مواد کا مجموعہ سمجھتا ہے۔ اس سلسلہ میں حلاق کا ایک اہم پیراگراف سامنے آتا ہے جس سے قرآن کی اہمیت ایک مذہبی اور قانونی دستاویز کی حیثیت سے بڑھتی ہے۔

> While it is true that the Quran is primarily a book of religious and moral prescriptions, there is no doubt that it encompasses pieces of legislation, strictly speaking. In propounding his message, the Prophet plainly wished to break away from pre-Islamic values and institutions, but only insofar as he needed to establish once and for all the fundaments of the new religion.[12]

مذکورہ بالا پیرے سے واضح ہے کہ حلاق قرآن کی مذہبی اور قانونی حیثیت کو تسلیم کرنے والی روایت کو بیان کرتا ہے، لیکن اپنی تاریخی وضاحت میں اس کے legal function کو historical development کے اندر رکھتا ہے۔ جس سے مذہبی تاثر الہامی یا وحیانی نسبت حاصل کرنے کی بجائے لفظی و نفسانی اور تاریخی دائرے میں محصور رہتا ہے۔ نیز اسی کتاب کی اس سے پہلے کی عبارت میں حلاق قرآن کو بطور وحی پیش کرنے کی بجائے، رسول کی زندگی کا ماحصل کی حیثیت سے پیش کرتا ہے:

> Before we proceed, however, two historiographical remarks are in order. First, it is my assumption, justified by the absence of noteworthy evidence to the contrary, that the Quran originated during the lifetime of the Prophet and that it reflected events and ideas that occurred then. Therefore, whatever the Quran says about an event or an idea during the Prophet's lifetime, I take to be an authentic representation of that event or idea. Second, but more historiographically problematical, is the authenticity of the reports about the deeds and utterances of the Prophet.[13]

حلاق کی ایک اور عبارت اس کے موقف کو سمجھنے میں مزید معاون ثابت ہوتی ہے:

> Muhammad's own sophisticated knowledge of legal practices comes across clearly in the Quran and the so-called Constitution of Medina, two documents whose authenticity cannot be doubted.[14]

دوسرا محور: الہامی سے زیادہ تاریخی ارتقائی تشکیل

حلاق کے منہج کی سب سے نمایاں خصوصیت formation کا تصور ہے۔ *The Origins and Evolution of Islamic Law* کے آغاز میں وہ "formation" کو اسلامی قانون کے بنیادی constitutive features کے تاریخی وجود میں آنے سے جوڑتا ہے۔ اس کے مطابق مکمل judiciary، positive legal doctrine، legal methodology اور doctrinal legal schools کے ظہور نے اسلامی قانون کی تشکیل کی بنیادی علامات فراہم کیں۔ اسلامی تصور میں وحی قانون کی اصل معرفتی اور تشریعی بنیاد ہے، جبکہ فقہ اس وحی کی تفہیم اور تطبیق کا انسانی عمل ہے۔ حلاق کے تاریخی منہج میں مکمل قانونی نظام کی شناخت بعد کے institutional and juristic development سے ہوتی ہے۔ گویا وہ اسلامی قانون کو بصورت:

Judiciary → Legal Doctrine → Legal Methodology → Legal Schools

کے تاریخی ارتقاء میں تلاش کرتا ہے۔[15]

تیسرا محور: قرآن کی تشریح اور حلاق کا بنیادی سوال

حلاق کی تصانیف کے مجموعی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بنیادی دلچسپی اس سوال میں ہے How did Islamic law emerge? یعنی اسلامی قانون تاریخی طور پر کیسے وجود میں آیا؟ یہ سوال اس کے تقریباً پورے علمی منصوبے کو منظم کرتا ہے۔ اس کی *The Origins and Evolution of Islamic Law* کے ابواب بھی اسی chronological-developmental ترتیب کی عکاسی کرتے ہیں۔[16] pre-Islamic Near East: Muhammad and Quranic law، emergence of Islamic legal ethic، early judges، legal specialists، Prophetic authority اور legal reasoning۔ اس کے مقابلے میں کلاسیکی اسلامی منہج کا بنیادی سوال یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے کس طرح بیان کیا، اور فقہاء نے اسے کس طرح سمجھا اور مختلف حالات پر منطبق کیا؟ لہٰذا دونوں میں بنیادی فرق منہجی سوال کا ہے۔ اس لیے وائل حلاق کے منہج مطالعہ قرآن کو سمجھے بغیر اسلامی قانون کے بارے اس کے درست موقف کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔

چوتھا محور: منصب رسالت کی تفہیم

حلاق رسول اللہ ﷺ کے کردار کو صرف ایک مذہبی شخصیت کے طور پر نہیں بلکہ تاریخی، قانونی، سیاسی اور عدالتی کرداروں

کے ساتھ تجزیہ کرتا ہے۔ The Origins and Evolution of Islamic Law میں وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ایک ایسی ریاست کا ذکر کرتا ہے جس میں عدل کے واضح تصورات موجود تھے لیکن عدلیہ اور developed legal doctrine ابھی ابتدائی مرحلے میں تھے۔[17] مزید اہم بات یہ ہے کہ اسی کتاب میں وہ نبوی اتھارٹی کے تاریخی اثر کو sunna ، social consensus اور بعد میں hadith کی تشکیل کے ساتھ مربوط کرتا ہے۔[18] یہاں حلاق کا تجزیاتی طریقہ کار یوں سامنے آتا ہے:

Prophet → Community → Practice → Authority → Hadith → Legal Doctrine

اسلامی تصورِ نبوت میں ترتیب بنیادی طور پر مختلف ہے:

Allah → Revelation → Prophet → Bayan/Implementation → Ummah

ہماری رائے میں مذکورہ بالا فرق حلاق کے منہج مطالعہ قرآن کو سمجھنے کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

پانچواں محور: الہامی تصور کی بجائے معروضی حالات کی تفہیم

حلاق کی تاریخی قانونی تحلیل میں پس منظر کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ *The Origins and Evolution of Islamic Law* میں وہ pre-Islamic Arabia، Near Eastern cultures، Arabian customary law اور Quranic legal contents کو باہم مربوط کر کے اسلامی قانون کے آغاز کو بیان کرتا ہے۔ وہ واضح طور پر کہتا ہے کہ محمد ﷺ کے مشن کے آغاز کے وقت عرب اور اس کے ساتھی خطے کے سیاسی، عسکری، ثقافتی اور قانونی ماحول سے واقف تھے۔[19] حلاق کی اس فکر کا ماخذ استشراقی لٹریچر ہی ہے۔[20] اسی طرح وہ لکھتا ہے کہ ابتدائی اسلامی Quranic legal ethic اور polity Peninsular Arabs کے رواجی قوانین دونوں سے متاثر ہو کر تشکیل پائی۔ یہاں تجزیاتی ترتیب یوں بنتی ہے:

Pre-Islamic Context → Quranic Reform → Prophetic Practice → Community → Legal Development

جبکہ اسلامی اصولی منہج میں:

Revelation → Prophetic Explanation → Juristic Understanding → Application to Context

یہاں اصل فرق پس منظر کے انکار یا قبول کا نہیں بلکہ اس کی explanatory priority کا ہے۔ جبکہ حلاق اسے context specific کرنے کی بجائے Context Dependent کر دیتے ہیں۔

چھٹا محور: حتمی قانونی ماخذ

حلاق *An Introduction to Islamic Law* میں مسلم قانونی روایت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ انسانی عقل اپنی مکمل صلاحیت استعمال کرے، لیکن rational thinking کا مواد خدا کی طرف سے الہامی علم کے ذریعے متعین ہونا چاہیے؛ پھر وہ reason and revelation کو قانون کے ultimate source کے طور پر بیان کرتا ہے۔ عبارت کا سیاق مسلم فقہی فکر کی توضیح ہے۔ اسی لیے محض اس عبارت سے یہ نتیجہ نکالنا کہ حلاق ذاتی طور پر اسلامی عقیدۂ وحی کو اسی معنی میں قبول کرتا ہے جس معنی میں ایک مسلم متکلم یا اصولی اسے قبول کرتا ہے، منہجی طور پر درست نتیجہ نہیں ہو گا۔ اس لیے زیادہ مضبوط ترکیب یہ ہے حلاق اسلامی قانونی روایت کے مطابق وحی کو قانون کے حتمی ماخذ کے طور پر بیان کرتا ہے، لیکن اس کے اپنے historical-legal explanatory framework میں اسلامی قانون کے ظہور کی توضیح formation، historical development، social context اور juristic elaboration کے ذریعے ہوتی ہے۔ حلاق کی اصل عبارت ملاحظہ کریں:

> Islamic legal tradition adopted the position that, while our reason is to be exercised to its fullest capacity, the content of rational thinking

must be predetermined, transcendental and above and beyond what we can infer through our mental faculties. Implied in this thinking was the assumption that humans simply do not understand all the secrets of the world, so that attempting to control it is to be vain and arrogant. God is the One who created the world and therefore the One who knows its secrets. We may exercise our intellect to their fullest capacity, but without His aid, we will overlook and misunderstand much. The content of rationality, in their thinking, must thus be predetermined by the all-knowing God, who has revealed a particular body of knowledge through the Quran and the Prophet. This combination, viewed as a marriage between reason and revelation, was the ultimate source of law. Law, put differently, was the child of this marriage.[21]

اسی عبارت کے تسلسل میں اصول الفقہ کی وضاحت کرتے ہوئے وہ رقم طراز ہیں:

With this background in mind, Muslim jurists proceeded to articulate a theory of law (USUL AL-FIQH) that reflected the concerns and goals of this "marriage." The theory began with the assumption that the Quran is the most sacred source of law, embodying knowledge that God had revealed about human beliefs, about God himself, and about how the believer should conduct himself or herself in this world. This human conduct was the domain of law, and to this end the Quran contained the so-called "legal verses," some five hundred in all (the others being theo logical, exhortative, etc.).[22]

ساتواں محور: انداز بیان کی تفہیم

حلاق کی تحریروں میں ایک اہم منہجی خصوصیت descriptive language ہے۔ مثلاً وہ ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے God revealed , divine decree , God's law , Quran and Prophet , revealed, knowledge , Quran as religious and legal document یہ الفاظ بظاہر مذہبی اثبات کا تاثر دیتے ہیں۔ لیکن اسی علمی منصوبے میں وہ customary law ,development ,emergence ,evolution ,formation, Prophetic authority ,legal specialists ,community ,social consensus ,legal culture, جیسی تاریخی و سماجی اصطلاحات استعمال کرتا ہے۔ اس لیے حلاق کی کسی ایک عبارت کو اس کے مکمل epistemological موقف کا نمائندہ قرار دینا درست نہیں۔ اس لیے ہماری رائے میں اس سلسلہ میں حلاق کی توصیفی زبان اور اس کے explanatory framework کو الگ الگ دیکھا جائے۔ تو درست نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ تمام محاور کو یکجا کرنے سے حلاق کے علمی منصوبے کا بنیادی سوال یوں سامنے آتا ہے How did Islamic law emerge, develop and become a legal system? یعنی حلاق کے تاریخی- قانونی مطالعے کے مطابق سوال کی نوعیت یہ نہیں بنتی What did Allah reveal? یہ فرق معمولی نہیں۔ اسلامی روایت میں اسلامی قانون، وحی ⟵ سنت ⟵ اجماع/اجتہاد ⟵ فقہ، جبکہ حلاق کے historical reconstruction میں Quranic legal material + Prophetic practice + Custom + Community + Caliphal practice +

Juristic reasoning → Legal Formation کی شکل میں سامنے آتا ہے۔

قرآن، نبوی عمل اور فقہی تشکیل کا تاریخی وارتقائی منہج کی گرافیکل تفہیم

حلاق کے نزدیک اسلامی قانون اپنی مکمل doctrinal اور institutional شکل میں ایک طویل تاریخی عمل کے نتیجے میں وجود میں آیا۔*The Origins and Evolution of Islamic Law* میں وہ formation کو judiciary ، positive legal doctrine، legal methodology اور doctrinal schools کے ارتقاء سے جوڑتا ہے۔ اسی کتاب میں ابتدائی اسلامی polity کو قرآن کے legal ethic اور عربی customary law دونوں سے مربوط کیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں حلاق کے ہاں ایک اہم ترکیب سامنے آتی ہے:

Quranic Revelation
↓
Quranic Legal Material
↓
Prophetic Practice / Authority
↓
Interaction with Arabian Custom
↓
Early Caliphal Practice
↓
Juristic Reasoning
↓
Usul al-Fiqh
↓
Legal Schools
↓
Mature Islamic Law

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ یہ گراف حلاق کے historical reconstruction کا تجزیاتی خلاصہ ہے، نہ کہ اس کی کسی ایک کتاب میں اسی ترتیب سے موجود لفظی عبارت۔

تحقیقی نتائج

مذکورہ تفصیلی مطالعے، وائل حلاق کی متعلقہ تصانیف اور ان کے ہاں قرآن، وحی، نبوی حاکمیت اور اسلامی قانون کی تشکیل سے متعلق بیانات کے تجزیے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ حلاق کے منہج مطالعۂ قرآن کو محض "Revelation versus Non-Revelation" کے دوئی پر مبنی تصور سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس کی متعدد عبارات میں قرآن کو خدا کی طرف سے نازل شدہ، اسلامی قانون کا بنیادی ماخذ اور مذہبی و قانونی دستاویز کے طور پر بیان کیا گیا ہے؛ تاہم اس کے وسیع تر scholarly project میں قرآن کی توضیح بنیادی طور پر اسلامی قانون کی historical formation and evolution کے تناظر میں سامنے آتی ہے۔ چنانچہ اس کے منہج کو سمجھنے کے لیے قرآن کی وحیانی نسبت اور اس کی تاریخی-قانونی توضیح (Historical-Legal Explanation) کو الگ الگ سطحوں پر دیکھنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے مطالعے کے اہم نتائج حسب ذیل ہیں:

- حلاق مسلم روایتی نظریے کی وضاحت کرتے ہوئے قرآن کی قانونی اہمیت کا انکار نہیں کرتا، بلکہ اسے اسلامی قانونی روایت کے بنیادی مصادر میں شمار کرتا ہے۔

- وہ قرآن کو بعض مقامات پر religious and legal document اور Quranic legal ethic کے حوالے سے بیان کرتا ہے، جس سے اس کے ہاں قرآن کی مذہبی اور قانونی اہمیت کا اعتراف ظاہر ہوتا ہے۔
- حلاق بعض مقامات پر God، revelation، revealed knowledge اور divine decree جیسی صریح تعبیرات استعمال کرتا ہے۔ اس لیے اس کے بارے میں یہ سادہ دعویٰ کرنا کہ وہ قرآن کے وحی ہونے کی صریح تردید کرتا ہے، اس کے مجموعی لٹریچر کی مکمل نمائندگی نہیں کرتا۔ تاہم اس کا بنیادی scholarly project قرآن کی theological ontology کی توضیح نہیں بلکہ اسلامی قانون کی historical formation and evolution کی توضیح ہے۔
- اس تاریخی توضیح میں وہ Quranic legal material کو Arabian custom، Near Eastern legal cultures، Prophetic authority، community formation اور juristic development کے ساتھ مربوط کر کے اسلامی قانون کی تشکیل کو ایک تاریخی عمل کے طور پر پیش کرتا ہے۔
- حلاق کے ہاں formation ایک بنیادی explanatory category کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ اسلامی قانون کو ایک ایسے نظام کے طور پر دیکھتا ہے جو مختلف تاریخی مراحل سے گزر کر اپنی مکمل صورت تک پہنچا۔ وہ اسلامی قانون کی حتمی شکل کو judiciary، positive legal doctrine، legal methodology اور legal schools کے تاریخی ارتقاء اور تکمیل سے جوڑتا ہے۔
- اس تاریخی وارتقائی منہج میں قرآن، نبوی عمل، عربی عرف، ابتدائی مسلم سیاسی و معاشرتی نظم اور بعد کی فقہی کاوشیں اسلامی قانون کی تشکیل کے مختلف مراحل اور عوامل کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ چنانچہ حلاق کے ہاں بنیادی توضیحی سوال زیادہ تر یہ ہے کہ اسلامی قانون تاریخی طور پر کیسے وجود میں آیا، کس طرح ارتقاء پذیر ہوا اور کس مرحلے پر ایک مکمل قانونی نظام کی صورت اختیار کر گیا؟ یہ سوال اسلامی علمِ اصول کے بنیادی سوال سے مختلف ہے، جہاں وحی کو قانون کی ultimate epistemic source سمجھا جاتا ہے اور فقہ کو اس الٰہی ماخذ کی تفہیم، تشریح اور تطبیق کی انسانی کاوش قرار دیا جاتا ہے۔
- حلاق کے ہاں قرآن کی textual authority اور اس کی historical explanation دونوں موجود ہیں، لیکن دونوں کو باہم خلط نہیں کرنا چاہیے۔ کسی مقام پر قرآن کو authoritative یا revealed text قرار دینا اور دوسرے مقام پر اس کے قانونی کردار کی تاریخی توضیح کرنا اس کے منہج کی دو مختلف سطحوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لیے حلاق کی کسی ایک یا چند عبارات کو بنیاد بنا کر اس کے پورے تصورِ قرآن یا تصورِ وحی کا تعین کرنا مناسب نہیں؛ اس کے موقف کی تعیین اس کے مجموعی corpus، بنیادی analytical categories اور مختلف تصانیف میں موجود باہمی ربط کی روشنی میں ہونی چاہیے۔

وائل حلاق کے منہجِ مطالعۂ قرآن کا مجموعی جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان کے ہاں قرآن کی حیثیت ایک پیچیدہ دو سطحی صورت میں سامنے آتی ہے۔ پہلی سطح پر وہ قرآن کو مسلم قانونی روایت کی نمائندگی کرتے ہوئے خدا کی طرف سے نازل شدہ، مذہبی و قانونی دستاویز اور اسلامی قانون کے بنیادی ماخذ کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ اس سطح پر ان کی متعدد عبارات ان کے بارے میں کسی سادہ "denial of revelation" thesis کو ناقابلِ دفاع بنا دیتی ہیں۔ دوسری سطح پر، تاہم، حلاق کے اپنے historical-legal analytical framework میں قرآن کی توضیح بنیادی طور پر legal contents، legislation، Quranic legal ethic، customary law، Prophetic authority، community formation، historical context، legal formation اور juristic development کے ذریعے ہوتی ہے۔ خصوصاً *The Origins and Evolution*

of Islamic Law میں اسلامی قانون کی تشکیل کو تاریخی مراحل، قانونی اداروں، قانونی نظریے، منہج استنباط اور فقہی مدارس کے ارتقاء سے مربوط کیا گیا ہے۔ چنانچہ حلاق کے منہج کا بنیادی توضیحی سوال زیادہ تر یہ معلوم ہوتا ہے: اسلامی قانون تاریخی طور پر کیسے وجود میں آیا، ارتقاء پذیر ہوا اور ایک مکمل قانونی نظام کی شکل اختیار کر گیا؟ جبکہ اسلامی تصورِ وحی کا بنیادی سوال یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے کیا نازل فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے اسے کس طرح بیان فرمایا، اور انسانی عقل و فقہ نے اسے کس طرح سمجھا اور حالات پر منطبق کیا؟ یہ دونوں سوال ایک دوسرے کی لازماً نفی نہیں کرتے، لیکن ان کے epistemological starting points مختلف ہیں۔ یہی فرق حلاق کے تاریخی–قانونی منہج کو سمجھنے میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

لہٰذا اس تحقیق کا حتمی موقف یہ ہے کہ حلاق کے مطالعۂ قرآن کا اصل مسئلہ قرآن کے وحی ہونے کی صریح تردید نہیں، بلکہ وحی کی قانونی و تاریخی فعلیت کی توضیح کا منہج ہے۔ وہ قرآن کو وحی شدہ اور اسلامی قانون کا بنیادی ماخذ قرار دینے والی مسلم قانونی روایت کو متعدد مقامات پر بیان کرتا ہے، لیکن اپنے تاریخی–قانونی تجزیے میں قرآن کے قانونی کردار کو formation، historical development، social context، customary law، prophetic practice اور juristic elaboration کے ساتھ مربوط کر کے سمجھاتا ہے۔ اس طرح اس کے ہاں قرآن کی وحیانی نسبت اور اس کی historical-legal explanation کے درمیان ایک نمایاں methodological tension پیدا ہوتی ہے۔ اسی بنیاد پر حلاق کے تصورِ قرآن کو محض "Revelation" یا "Non-Revelation" کے binary میں رکھنا مناسب نہیں۔ زیادہ دقیق تعبیر یہ ہوگی کہ اس کے ہاں بنیادی مسئلہ Revelation as Theological Ontology versus Revelation as Historically Mediated Legal Agency کا ہے۔ اسلامی تصورِ وحی کی روشنی میں بنیادی فرق یہ ہے کہ قرآن محض ایسا revealed text نہیں جس کی normative significance انسانی سماج، تاریخی ارتقاء یا فقہی formation سے تشکیل پاتی ہو؛ بلکہ وہ اپنی اصل میں الٰہی کلام، ہدایت اور تشریعی حجت ہے۔ فقہ قرآن کی حجیت پیدا نہیں کرتی بلکہ اس کے احکام و ہدایات کو سمجھنے، ان کی تفصیل کرنے اور نئے حالات پر منطبق کرنے کی انسانی علمی کوشش ہے۔ یہی بنیادی فرق حلاق کے historical-legal approach اور اسلامی تصورِ وحی کے درمیان امتیاز کو واضح کرتا ہے۔

References

[1] Wael B. Hallaq, *An Introduction to Islamic Law* (Cambridge: Cambridge University Press, 2009), 15.
[2] Ibid, 16.
[3] Abdul Basit, *An Introduction and Critique to Wael Hallaq*, (Lahore: Areeha Books, Urdu Bazar, 2026), 52.
[4] Ahmad, Hafiz Saeed, and Tuba Gul. "وائل حلاق کا قرآنی قانون سازی پر مطالعہ: A Study of Wāel Hallaq on Quranic Legislation." *Pakistan Journal of Qur'ānic Studies* 4, no. 1 (2025). https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/3896.
[5] Hallaq, *An Introduction to Islamic Law*, 15–17.
[6] Ibid.
[7] Wael B. Hallaq, *A History of Islamic Legal Theories: An Introduction to Sunni Usul al-Fiqh* (Cambridge: Cambridge University Press, 1997), 7-15.
[8] Ibid.
[9] Ibid.

[10] Wael B. Hallaq, *The Origins and Evolution of Islamic Law* (Cambridge: Cambridge University Press, 2004), 08-28. / Wael B. Hallaq, *Sharīʿa: Theory, Practice, Transformations* (Cambridge: Cambridge University Press, 2009), 30-33.
[11] Hallaq, *A History of Islamic Legal Theories*, 10.
[12] Ibid, 03.
[13] Ibid, 02.
[14] Hallaq, *The Origins and Evolution of Islamic Law*, 19.
[15] Hallaq, *Sharīʿa: Theory, Practice, Transformations*, 51-72.
[16] Hallaq, *The Origins and Evolution of Islamic Law*, VII.
[17] Ibid, 08.
[18] Ibid, 19-40.
[19] Ibid.
[20] Abdul Basit and Mahmood Ahmad, "A Research and Critical Analysis of the Sources of Sirah and History by the Contemporary Orientalist Wael Hallaq," *Journal of Applied Linguistics and TESOL* 8, no. 1 (2025): 186–191.
[21] Hallaq, *An Introduction to Islamic Law*, 15.
[22] Ibid, 16.